© rasailojaraid.com

ملا معاویہ حنفی

طالبان کی فتوحات پر امریکا کی بے جا تشویش

افغانستان کے مفرور صدر برہان الدین ربانی جب نیویارک میں منعقدہ اقوام متحدہ کے ہزاریہ اجلاس میں شرکت کے لئے پہنچ رہے تھے تو افغانستان میں ان کے آخری سب سے اہم مرکز طالقان پر طالبان کے شیر دل مجاہدین شہادتوں کے علم اور فتح کے سفید پرچم کو لہرا رہے تھے۔ گذشتہ ایک ماہ کے دوران طالبان نے شمالی افغانستان میں نمایاں فتوحات حاصل کی ہیں، جن دنوں طالبان طالقان کو محاصرے میں لئے ہوئے تھے۔ انہی دنوں شمالی اتحاد کے "آقاولی نعمت" امریکا بہادر کے "بے باک" ترجمان انڈر کارل فرتھ نے اپنے غلاموں کا احساس کرتے ہوئے بیان داغا کہ افغانستان کے طالبان نہ صرف دنیا کے دوسرے ممالک کے لئے خطرے کا باعث ہیں، بلکہ اب طالبان خود پاکستان کے لئے بھی خطرہ بن رہے ہیں"...... جوں جوں شمالی اتحاد کا دائرہ سکڑتا جا رہا ہے اور ان کے پاؤں سے زمین سرکتی جا رہی ہے، کفریہ طاقتوں کی تشویش میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ وہ افغانستان میں خالص اسلامی نظام کے نفاذ کو "طالبانائزیشن" قرار دے کر پوری دنیا میں ایک ہوا کھڑا کر رہی ہیں۔ اور اس ہوے سے پڑوسی ممالک کو ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے تاکہ وہ افغانستان کے ساتھ کسی بھی قسم کے تعاون سے باز رہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ طالبان جس علاقے میں بھی پہنچے ہیں، وہاں کے عوام نے جو گذشتہ بیس سال سے جاری جنگوں کے باعث سخت کسمپرسی کے عالم میں ہیں، انہوں نے طالبان کا بھرپور خیر مقدم کیا ہے۔ طالبان نے بھی نئے مفتوحہ علاقوں میں روس، بھارت، امریکا، ایران، تاجکستان کی مداخلت کے باوجود مثالی امن و امان قائم کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طالبان نے اقتصادی ناکہ بندی، مغربی ممالک کی شدید مخالفت اور اسلامی ممالک کی سرد مہری کے باوجود اپنے عوام کو جدید سہولتیں فراہم کرنے، سڑکوں، شفاخانوں اور تعلیمی مکاتب کی تعمیر کی طرف توجہ دی ہے۔ طالبان جہاں پہنچے ہیں، وہاں انہوں نے اسلام کا عادلانہ نظام قائم کیا ہے، جو اس دنیا میں واحد معاشی، اقتصادی، معاشرتی اور اخلاقی ترقی کا الہامی اور آفاقی نظام ہے۔ باقی باتوں کے علاوہ خصوصاً یہی وہ نکتہ ہے جو کفریہ طاقتوں کی آنکھوں میں کھٹک رہا ہے۔ اور ان کی تشویش و پریشانی میں اضافے کا سبب بن رہا ہے۔ امریکا کے لئے اس وقت سب سے بڑا چیلنج طالبان اور اسامہ بن لادن سے نمٹنا ہے جبکہ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود تاحال اس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اسے اب یہ خدشہ محسوس ہو رہا ہے کہ اگر یہی صورتحال رہی اور طالبان اس کے قابو میں نہ آسکے تو اسے بہت جلد مقامات مقدسہ حرمین شریفین، سعودیہ اور دیگر عرب ممالک سے نکلنا پڑے گا۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہو گا کہ دنیا بھر میں جہاں کہیں جہادی تحریکیں کام کر رہی ہیں، وہ کامیاب ہو جائیں گی اور اس کی چودھراہٹ کا دھڑن تختہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اب اس نے ایک نیا حربہ شروع کیا ہے کہ طالبان کے وجود سے پڑوسی ممالک کو ڈرایا دھمکایا جائے۔ مسٹر کارل انڈر فرتھ کا تازہ بیان "طالبان پاکستان کے لئے بھی خطرہ ہیں" اسی سلسلے کی ایک کڑی اور پاکستان کو طالبان دشمنی پر اکسانے کی روایتی سازشی چال ہے۔

افغانستان کے مرکزی وزراء خصوصاً حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد دامت برکاتہم کئی مرتبہ اس امر کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اعلان کر چکے ہیں کہ پڑوسی ممالک کے خلاف ان کے کسی قسم کے جارحانہ عزائم نہیں ہیں، ویسے بھی افغانستان کے پاکستان کے ساتھ شروع سے دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ مزید بر آں پچھلے دنوں ہی افغان وزیر خارجہ مولوی وکیل احمد متوکل نے ایک انٹرویو میں کہا کہ وہ کسی بھی ملک کے لئے پریشانی کا باعث نہیں بننا چاہتے بلکہ اپنے ہمسایہ ممالک سے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات چاہتے ہیں۔ اور تمام مسائل کا حل فہم و تفہیم اور مذاکرات کے کرنے کے قائل ہیں اور امارت اسلامیہ نے یہی راہ اپنائی ہے۔ حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ وہ امریکا کے ان مفت مشوروں پر کان نہ دھرے۔ افغانستان ایک آزاد ملک ہے۔ وہاں کی حکومت کو اپنے ملک میں امن و امان قائم کرنے کے لئے ہر طرح کے اقدامات کرنے کا جواز حاصل ہے۔ ان اقدامات کے دوران اگر امریکی مہروں پر کسی قسم کی زد آتی ہے تو پھر امریکا کو اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے اور خواہ مخواہ دوسرے ممالک کے داخلی معاملات میں ٹانگ اڑانے کا مشغلہ چھوڑ دینا چاہیئے۔

طالبان اس وقت تقریباً پورے افغانستان سے تخریبی عناصر کو ختم کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ ہر آنے والا نیا دن طالبان کے لئے فتوحات کی نوید لے کر آتا ہے۔ اب جبکہ طالقان پر بھی امارت اسلامی کے مجاہدین کا قبضہ ہو چکا ہے مغربی ممالک کو ایک حقیقت کے طور پر افغانستان کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ طالبان دشمنی کو چھوڑ کر امارت اسلامی افغانستان سے اقتصادی پابندیاں ہٹا لینی چاہئیں…… اسلامی ممالک کو بھی اب غفلت و سرد مہری کی چادر اتار کر اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد اور تعاون کرنا چاہیے اور اپنے ممالک میں پائے جانے والے قدرتی وسائل کے ذریعے افغانستان کی عوام کو مستفید کرنا چاہیئے، کافر چاہے مشرق کا ہو یا مغرب کا وہ اسلام اور مسلمان کا دشمن ہے۔ آج اگر اسلامی ممالک نے افغانستان کے مسلمانوں کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تو کل کلاں ان کے ہاں بھی یہی صورت حال پیش آ سکتی ہے، تب ان حالات کا متبادل ان ممالک کے پاس نہیں ہو گا۔

اللھم احفظنا من شر اعداء المسلمین

بقیہ ص ۱۶

سیّدی!

ہم نے آپ سے جو عہد کیا تھا ہم اسے ایفا کریں گے۔ ہم آپ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں گے اور روز محشر لواء الحمد کے زیر سایہ آپ کے ساتھ ہوں گے۔ ان شاء اللہ…………

مرشدی!

آپ کے بعد محسنِ احرار ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کی قیادت میں ہم نے علمِ احرار بلند رکھا، عزیمتوں اور صعوبتوں کا سفر جاری رکھا۔ ۱۲ - نومبر ۱۹۹۹ء کو ہمارے محسن بھی آپ سے جا ملے۔ ہمارے حوصلے اب بھی جوان ہیں۔ ہم استقامت کے راہی اور دین کے سپاہی ہیں۔ آپ کا چلایا ہوا کاروانِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری کی امارت و سیادت میں پوری شان و شوکت کے ساتھ رواں دواں ہے۔ ع…………

رواں رہے گا یونہی کارواں بخاری کا
عدو یہ سمجھیں کہ ہم تھک کے بیٹھ گئے

© rasailojaraid.com